كَرْبَلاءُ وَيَا لَهَا كَرْبَلاءُ ★ نَالَ فِيهَا الْحُسَيْنَ كَرْبٌ بَلاءُ

كربلاء ني زمين ! عجب ية كربلاء چھے جة ما آقا حسين نے كرب (مصيبة) انے بلاء پهنچي.

قَتَلُوهُ عَطْشَانَ مُنْذُ ثَلاثٍ ★ لَمْ يَصِلْهُ - وَالَهْفَتَاهُ - الْمَاءُ

سگلا دشمنوية اپنے تين دن ني پياس ما قتل كيدا ،

عجب پستاؤ ! اپنے آتين دن ما پاني نو ايك بهي گهونٹ نة پهنچو.

اِنَّ رُزْءَ الْحُسَيْنِ رُزْءٌ عَظِيمٌ ★ لَمْ يَكُنْ مِثْلَ رُزْءِهِ الْاَرْزَاءُ

حسين ني مصيبة گهني موٹي مصيبة چھے ، اپني مصيبة ني مثل كوئي مصيبة نتهي.

كُلُّ رُزْءٍ لَهُ يَكُونُ عَزَاءٌ ★ مَا لِهٰذَا الرُّزْءِ الْجَلِيلِ عَزَاءُ

هر مصيبة ما ايك نا ايك دن تسلي اوے مگر آ جوكهم ما هرگز صبر نة اوے.

مَنْ بَكَى اَوْ اَبْكَى عَلَيْهِ بِجَنَّاتٍ ★ تٍ ثَمَانٍ لَهُ يَكُونُ الْجَزَاءُ

جة شخص كة روئي ، رولاوے انے رؤونة اوے تو رووا جيوو منه بناوے تو اهنا واسطے اللّٰه جنّة ني جزاء چھے.

اَیُّہَا الْمُؤْمِنُوْنَ فَابْکُوْا کَثِیْرًا ★ وَلْیَکُنْ دَائِمًا عَلَیْہِ الْبُکَاءُ

اے مؤمنین تمے حسین نے گھنو روجو ، ھمیشہ روتا رھجو.

وَخُصُوْصًا اِذَا اَتَاکُمْ اَیَا شِیْعَۃَ اٰلِ النَّبِیِّ عَاشُوْرَاءُ

خاصۃ اے اٰل نبي نا شیعۃ ! جیوارے تمنے عاشوراء نو دن اٰوے (تو گھنا روجو).

زینب کو گماں کب تھا یہ حشر بپا ہو گا

زینب کو گماں کب تھا یہ حشر بپا ہو گا
اک روز تہِ خنجر بھائی کا گلا ہو گا

اصغر کو لیئے رن میں جاتے ہیں شہ والا
خیمے میں تلاطم ہے کیا جانیئے کیا ہو گا

سہ روز کے تھے پیاسے سوکھا تھا گلا شہ کا
اے شمر تیرا خنجر کس طرح چلا ہو گا

غربت میں خدا جانے شبیر سے پیڑی میں
لاشہ علی اکبر کا کس طرح اُٹھا ہو گا

دنیا ہی نگاہوں میں تاریک ہوئی ہو گی
جب خاک میں بانو کا وہ چاند چھپا ہو گا

بازو میں رسن ہوگی ناموسِ پیمبر کے
معصوم سکینہ کا رسی میں گلا ہوگا

خیمے میں پہنچنا جب ممکن نہ ہوا پانی
عباس دِلاور کا دل ٹوٹ گیا ہوگا

تھرانے لگا ہوگا عباس کا لاشہ بھی
ہم شیر کا بازو جب رسی میں بندھا ہوگا

جب طوق گلے میں تھا اور پاؤں میں زنجیریں
تا شام بھلا کیسے بیمار چلا ہوگا

تھرانے لگا ہوگا ہاتھوں میں قلم عشرت
یہ درد بھرا نوحہ جب تو نے لکھا ہوگا

لَا الصَّبْرُ فِيكَ وَلَا الْعَزَاءُ جَمِيلُ
بَلْ بَذْلُ أَرْوَاحٍ عَلَيْكَ قَلِيلُ
وَاللهِ عَزَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ أَنْ
تَرْنُوكَ مُقْلَتُهُ وَأَنْتَ قَتِيلُ
ظَمْآنَ تُذْبَحُ مِنْ قَفَاكَ وَرَأْسُكَ الْ
أَعْلَى بِهِ الرُّمْحُ الطَّوِيلُ يَمِيلُ
وَكَرِيمُ جِسْمِكَ بِالْعَرَاءِ مُجَدَّلٌ
تَسْفِي التُّرَابَ بِهِ صَبًا وَقَبُولُ
قَدْ أَوْطَأَتْهُ بَنُو أُمَيَّةَ خَيْلَهَا
فَهَوَتْ جِرَاحُكَ بِالدِّمَاءِ تَسِيلُ
مَا اللهُ تَارِكَ ظُلْمِهِمْ لَكِنْ لَهُمْ
يَوْمٌ عَرِيضٌ لِلْحِسَابِ طَوِيلُ

لِأَغَرَّ مِنْ آلِ النَّـبِيِّ مُحَجَّـلِ
يُشْـفَى لِعَـطْشَى الطَّفِّ مِنْهُ غَلِيـلُ
بِالثَّارِ طَالِبِهِمْ فَـلَيْسَ بِغَـائِتٍ
وِتْرٌ هُنَاكَ وَلَا دَمٌ مَـطْـلُولُ

قید ستم سے چھٹ کے جو زینب وطن چلی
بولی لپٹ کے قبر سے بھیا بہن چلی
کھوکے تمام کنبہ کو یہ خستہ تن چلی
بازو پے اپنے لے کہ نشان رسن چلی

قیدی بنا کے لے گئے دربار عام میں
بھیا میں پھر کے آئی ہوں بازار شام میں

بھیا وطن کو جاتی ہیں یہ غم کی مبتلی
لیجے سلام آخری یا شاہ کربلا
بھیا یہ منھ ، دکھانے کے قابل نہیں رہا
آئی ندا یہ قبر سے حافظ تیرا خدا

روضہ پے ناناجان کے فریاد کیجیو
پانی پیو تو پیاس میری یاد کیجیو

محشر اٹھا جو شور قیامت ہوا بپا
پہنچا نبی کے روضہ پے بیوں کا قافلہ
صغری بھی ساتھ ساتھ تھی انکے بڑھے نہ پا
روضہ پے جاکے نانا کے زینب نے یہ کہا

نانا سلام لیجئیے غم کی ستائی ہوں
پردیس میں حسین کو میں کھوکے آئی ہوں

برچھی سے ہم شبیہ پیمبر ہوا شہید
عباس ابن ساقی کوثر ہوا شہید
مہمان میرا حر دلاور ہوا شہید
بس انتہا یہ ہے کہ بھرا گھر ہوا شہید

بیوں کے ساتھ قافلہ سالار آئے ہیں
مردوں میں صرف عابد بیمار آئے ہیں

کر کے اسیر لے گئے ظالم کشاکشاں
سجاد کو پہنائی لعینوں نے بیڑیاں
نانا ہمارے بازو پے ہے رسی کے نشاں
نانا بتائیں کیا جو ہوئی ہم پے سختیاں

لاکھو تھے زخم ایک تن پاش پاش پر
دوڑائے گھوڑے شمر نے بھائی کی لاش پر

صغری پکاری صاجو پھٹتا ہے دل میرا
اصغر کہاں ہے جلدی بتادو مجھے ذرا
کیا مجھ سے وہ خفا ہے جواب تک نہیں ملا
ام رباب رونے لگی اور یہ کہا

امت پے میرے نانا کی قربان ہو گیا
وہ حرملا کے تیر سے بے جان ہو گیا

آئے حرم سرا میں جو سجاد ناتواں
دیکھا کہ رو رہی ہیں شہ دیں کی بیبیاں
کہتی ہے ہائے لٹ گیا جنگل میں کارواں
بسمل خاموش آگے نہیں طاقت بیاں

برپا تھا جن و انس میں ماتم حسین کا
دشمن مٹا سکے نہ کبھی غم حسین کا

فرماتے ہے یوں شبیر اے فاطمہءِ صغریٰ
ہم جا رہے ہے کوفتہ بیٹی مدینۃ رہنا
تم ام سلمۃ نانی کے پاس رہنا دختر
اٗئینگے جلد لینے خواہر کو بھائی اکبر
شادی میں بھا ئیو کی شامل ضرور ہونگی
بس چار دن میں اپنے بابا سے تم ملونگی

ہجران میں ہے تنہا نازو کی جو تھی پالی
ویران ہے مدینۃ اور گھر ہوا ہے خالی
یادِ پدر تھی ہر سو جس جا نظر ہے ڈالی
بابا کی سمت بھیجا بچی نے اک سوالی
پوچھو کے کیا خبر ہے اے بابا جاں تمھاری
لینے نہ آئے اکبر کیا ہے خطاء ہماری

خط کو رسول لے کر جو کربلا ہے پہنچا
رشکِ جناں ،مقامِ کل انبیاء ہے پہنچا
صغرٰی کی لے کہ ہاتھوں میں التجاء ہے پہنچا
وہ حشر کی گھڑی میں دشتِ بلاء ہے پہنچا
ہر سمت دیکھی لاشیں خیموں میں تھی اُداسی
شبیر تھے اکیلے، ہر اک زباں تھی پیاسی

بولا کہ سِبطِ احمد کی دُخترِ حزیں ہے
بابا کہ اُسکے کوفہ سے کچھ خبر نہیں ہے
پیغام اُسکا دے دوں ارمان بس یہیں ہے
بس پوچھتی ہے ہر دم کب شہ کی واپسی ہے
یہ سن کہ شہ کی اُنکھوں میں اشک ڈبڈبائے
جذبات اپنی بچی سے ملنے کے بھر اُئے

میں ہی حزینہ صغری کا باپ ہوں اے بھائی
کچھ ماہ پہلے مجھسے اسکی ہوی جدائی
شہ نے رسول کو جب یہ خبر ہے سنائی
قدموں پہ گر کے شہ کہ اُسنے کی جبھہ سائی
بولا اے میرے اُقا کیوں کر تجھے ستایا
پہچاننا ہے مشکل ایسا کیوں ظلم ڈھایا

اصحاب و اہل میرے سب ہو گئے ہے قرباں
سبطِ نبی کے اوپر سب نے نثار کی جاں
اور خیموں ہے میں میرے سارے حرم پریشاں
دو پہر میں نبی کا یہ گھر ہوا ہے ویراں
لے کر رسول کو وہ پھر خیمہ میں سدھارے
صغری کا خط سنانے نزدِ حرم پدھارے

بولے شہا حرم سے ہے اک رسول آیا
خط میں وہ اپنی صغریٰ کا ہے سلام لایا
صغریٰ کے نام نے ہے ہر بی بی کو رلایا
لکھا ہے خط میں کیا کیا؟ پوچھا تو یہ بتایا
وہ لاڈلی تمھاری-بیمار خستہ تن ہے
آنسوں رواں رواں ہے سوجھے ہوے نین ہے

پھر نوجواں کی میت پہ شاہِ دین آئے
بولے کہ اٹھو بیٹا خواہر تمہیں بُلائے
اے ہم شبیہ طٰہٰ صغریٰ کو کیا بتائے
اب کیا جواب لے کر بولو رسول جائے
خط پڑھ کے یہ بہن کا تم ہی جواب دے دو
ہے منتظر تمہاری جلدی جواب دے دو

شہ بولے اے مسافر تم اب مدینۃ جانا
زخموں سے چور ہوں میں صغریٰ کو تم بتانا
سبطِ نبی پہ کیا کیا آفت پڑی سُنانا
اب بابا جان کو تم خلدِ بریں میں پانا
فرما کے یہ شہِ دیں اب جا رہے ہے رن میں
ماتم ہے اِنس و جن میں، شمس و قمر گہن میں

شبیر رن میں تنہا تھے زخموں سے چور تھے
بھوکے تھے اور پیاسے تھے یثرب سے دور تھے
پیاروں کے لاشے رن میں تھے تنہا حضور تھے
گھوڑے سے اترے رن میں الہی وہ نور تھے

یہ دیکھ شمر گھوڑے سے اپنے اتر گیا
ہاتھوں میں ایک بھالا اور خنجر اٹھا لیا

شہ نے کہا اے شمر سن میرے کچھ سخن
خنجر سے جب کریگا جدا سر کو از بدن
قبلہ کی سمت لاشہ میرا کرنا تو یہ سن
چادر اوڑھانا لاشے پہ گر دے نہ تو کفن

میرے حرم کے سر سے نہ چادر کو کھینچنا
حرمت ہے یہ نبی و علی کی نہ چھینا

ہے فاطمہ کی لاڈلی شہزادیاں حرم
انکا رہا نہ کوئی یہاں سب ہوا ختم
چادر کا ٹکڑا دینا انہیں رکھنا تو شرم
گر قید بھی کرے انہیں ڈھانا نہیں ستم

انکو ستا کے بتا فائدہ ہے کیا؟
انکو رلا کے بتا فائدہ ہے کیا؟

دختر میری سکینہ ہے جو بھولی بھالی ہے
ہے میری یہ پیاری یہ نازوں کی پالی ہے
ہر شب کو میرے سینے پہ یہ سونے والی ہے
اب میرے بعد غم میں میرے رونے والی ہے

ہرگز ظمانچے بچی کو میری نہ مارنا
گوہر ہے عید پر دیئے وہ نہ آتارنا

بولا یہ شمر باتیں یہ ہرگز نہ مانوگا
بچوں کے چھین لونگا گوہر انکو مارونگا
سیدانیوں کے سر سے میں چادر اتارونگا
کوفے میں اور شام میں در در پھراؤنگا

مسند نبی کی لوٹونگا خیمیں جلاؤنگا
زین العبا کو کانٹوں پہ پیدل چلاؤنگا

یہ باتیں سن حسین تو روتے تھے زار زار
جور و جفا تھے ایسے کہ غش آیا بار بار
دیکھا کہ آ رہی ہے بہن یہاں پہ سوگوار
آؤ یہاں نہ بہن کہ ہوتے ہے ہم نثار

یہ کہہ کے تو حسین نے سجدہ بجا دیا
مظلوم پر وہ شمر نے خنجر چلا دیا